Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؍

جمعرات

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۷ فتح ۱۳۳۲ ہش – ۱۷ دسمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۱۵

وسطی افریقہ کی یونین کے پہلے انتخابات میں نسلی امتیاز کی حامی پارٹی کو شکست ہو گئی

یہ پارٹی چودہ نشستوں میں سے ایک نشست بھی حاصل نہیں کر سکی

کیپ ٹاؤن ۱۶ دسمبر۔ وسطی افریقہ کی یونین کے پہلے پارلیمانی انتخابات میں نسلی امتیاز کی حامی پارٹی کو شکست ہو گئی ہے۔ وسطی افریقہ کی یونین روڈیشیا اور نیاسا لینڈ وغیرہ کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس کے انتخابات کے اس وقت تک جو نتائج نکلے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نسلی پارٹی کی حمایت کرنے والی پارٹی کو شکست ہو رہی ہے۔ اس وقت ۱۴ نشستوں کے نتائج کا اعلان ہوا ہے۔ ان میں سے ایک نشست بھی اس پارٹی کو حاصل نہیں ہو سکی۔ فیڈرل پارٹی نے جو مختلف نسلوں کے اتحاد کی حامی ہے۔ تیرہ نشستیں حاصل کی ہیں اور ایک نشست آزاد امیدوار نے حاصل کی ہے۔ کامیاب ہونے والے ممبروں میں فیڈرل پارٹی کے لیڈر اور وسطی افریقہ کی یونین کے موجودہ وزیر اعظم بھی شامل ہیں۔ پارلیمنٹ کی کل نشستیں ۲۶ ہیں۔

بصرہ میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا

پٹرولیم کمپنی کے مزدوروں اور پولیس کے درمیان تصادم

جدہ ۱۶ دسمبر۔ کل بصرہ پٹرولیم کمپنی کے مزدوروں اور پولیس کے درمیان شدید جھڑپوں کے بعد حکومت عراق نے شہر میں مارشل لا نافذ کر دیا۔ یاد رہے۔ کہ بصرہ پٹرولیم کمپنی کے اڑھائی ہزار مزدوروں نے کئی دنوں سے ہڑتال کر رکھی تھی۔ کل جب اڑھائی سو مزدوروں نے کام پر واپس آنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور ہڑتالی دوسرے ان کی راہ میں مزاحم ہوئے۔ تو پولیس اور مزدوروں میں شدید جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ اور شہر میں تشدد کی وارداتیں ہونے لگیں۔ جب حالات پولیس کے قابو میں نہ رہے۔ تو حکومت نے مارشل لا کے نفاذ کا اعلان کر دیا۔

تازہ اطلاعات کے مطابق اس وقت تک ایک ہڑتالی ہلاک ہو چکا ہے۔ مجروحوں میں پولیس کے آٹھ افراد بھی شامل ہیں۔

ماہر کمیٹیوں کا اجلاس ۲۱ دسمبر کو ہونا چاہیئے

وزیر اعظم پاکستان کو پنڈت نہرو کی تجویز

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے نام اپنے خط میں یہ تجویز کیا ہے کہ کشمیر کے متعلق ماہر کمیٹیوں کا جلسہ ۲۱ دسمبر سے نئی دہلی میں شروع ہونا چاہیئے۔ کراچی سے اس کے جواب کا انتظار ہے۔ بھارت کی ماہر کمیٹی میں بھارتی وزارت امور کشمیر کے سکرٹری مسٹر دشنو سہائے امور دولت مشترکہ کے نائب سکرٹری مسٹر ڈیسائی وزارت دفاع کے جائنٹ سکرٹری مسٹر دی ٹنکر اور بریگیڈیر ایس ایچ ... [illegible]

عرب لیگ عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے پر کوئی غور نہیں کر رہی

لبنانی وزیر اعظم کا بیان

بیروت ۱۶ دسمبر۔ لبنان کے وزیر اعظم عبد اللہ یافی نے ان تمام مذاکرات سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے جن کے متعلق کہا گیا تھا کہ عرب لیگ عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے کے ارادے کر رہی ہے۔ جب ان سے اخبارات میں چھپنے والی ایسی خبروں پر رائے زنی کے لئے کہا گیا۔ تو آپ نے کہا مجھے اس بارے عرب لیگ کے اس قسم کے مذاکرات کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرے علم میں یہ سوال ابھی زیر بحث ہے کہ وہ پیکنگ کی حکومت کو تسلیم کر لے۔ آپ نے اس بات کی بھی تردید کی کہ عرب لیگ کی کونسل کا اگلا اجلاس عنقریب بیروت میں منعقد ہو رہا ہے۔

۴ عرب ممالک کے بادشاہ مصر جائینگے

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ چار عرب ممالک یعنی سعودی عرب عراق اردن اور لیبیا کے حکمرانوں نے آئندہ جنوری اور فروری کے مہینوں میں مصر کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے مصر کے نائب وزیر اعظم لفٹیننٹ کرنل جمال ناصر اور قومی راہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم نے عرب ممالک کے لیڈروں سے عرب ملکوں کے اتحاد اور ایک جہتی کے موضوع پر گفتگو کی تھی

فرانس کے صدارتی انتخاب کے لئے

جوزف لانیل کھڑے ہونگے

پیرس ۱۶ دسمبر۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی وزیر اعظم مسٹر جوزف لانیل نے جن کی عمر اس وقت ۶۴ سال کی ہے۔ فرانس کے آئندہ صدارتی انتخاب میں بطور امیدوار کھڑا ہونے کا فیصلہ کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے موجودہ صدر حصہ لے رہے۔ یہ انتخاب کل ۱۷ دسمبر کو ہوگا۔

خان قیوم خان لنڈن میں

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ خان عبد القیوم خان وزیر صنعت و خوراک نے کل لنڈن میں برطانوی حکام اور صنعتوں کے مختلف نمائندگان سے ملنے میں بہت مصروف دن گزارا آپ گزشتہ اتوار کو ہالینڈ سے یہاں پہنچے تھے۔ برطانوی صنعت کاروں کا ایک وفد جو پاکستان میں صنعتی اداروں کا خواہاں ہے۔ آج ان سے ملاقات کرے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ پاکستان جانے سے قبل ڈنمارک آنے کی دعوت کو منظور کر لیں گے۔ آپ نے کہا اگر میں یہ دعوت منظور کر لوں تو میرے لئے جنوری کے اوائل میں مشرقی بنگال کی انتخابی مہم کے لئے پاکستان پہنچنا مشکل ہو گا۔

حجاز ریلوے لائن کھول دی جائیگی

شاہ سعود نے احکام جاری کر دیئے

مکہ معظمہ ۱۵ دسمبر۔ شاہ سعود نے حجاز ریلوے کو دوبارہ کھولنے کا حکم دیا ہے۔ یہ ریلوے لائن پہلی جنگ عظیم سے پہلے تمام دنیا کے مسلمانوں کے چندے سے تعمیر کی گئی تھی۔ اور اس کا مقصد دنیا کے مختلف گوشوں سے آنے والے زائرین حج کو سفر کی سہولت فراہم کرنا تھی۔ اس ریلوے لائن کو برطانوی فوج نے کرنل لارنس کی سرکردگی میں پے در پے حملے کر کے تباہ کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد سے یہ ریلوے دوبارہ تعمیر نہ ہو سکی تھی۔ شاہ سعود کے حکم سے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان ریلوے لائن اب کھل جائے گی۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ کنزرویٹو پارٹی کے ۴۳ ممبروں نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ اس نے سویز کے متعلق جو شرائط مصر کے سامنے پیش کی ہیں۔ وہ واپس لے لی جائیں۔ اور گفت و شنید ملتوی کر دی جائے۔

حضرت شیخ غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

کراچی ۱۶ دسمبر۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت شیخ غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۳ء کو منگل اور بدھ کی درمیانی شب ایک بجے کے قریب حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۰ سال تھی۔ خود صحابی اور موصی ہونے کے علاوہ آپ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپ صحابی کے بیٹے اور صحابی ہی کے پوتے تھے۔ آپ کے دادا حضرت شیخ محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ اور والد حضرت ماسٹر قمر الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ (جو لدھیانہ کے رہنے والے تھے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے اور دونوں کو حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔

حضرت شیخ صاحب مرحوم نہایت متقی پرہیزگار اور حقوق اللہ وحقوق العباد کی بجا آوری کا خاص التزام فرمانے والے بزرگ تھے۔ آپ نے عمر کا ایک بڑا حصہ بسلسلہ ملازمت دہلی میں گزارا۔ آپ کی سادگی تقوےٰ اور خوش خلقی کا یہ اثر تھا کہ بڑے سے بڑا افسر بھی آپ کو نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھتا

(باقی صفحہ ۲ پر)

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آدمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۷ فتح ۱۳۳۲ھش

بنیادی انسانی حقوق

۱۰ نومبر ۱۹۵۳ء کو یو۔این او نے بنیادی انسانی حقوق کا دن منایا ہے بنیادی انسانی حقوق کی کمیٹی کی بنیاد ۱۰ نومبر ۱۹۴۸ء کو رکھی گئی تھی۔ گویا اس کی بنیاد پڑے آج پانچ سال گزر چکے ہیں اور چھٹا سال شروع ہو رہا ہے۔

اگرچہ بنیادی انسانی حقوق کے متعلق اسی وقت سے غور و خوض ہو رہا ہے۔ جب سے دنیا میں تہذیب و تمدن کی بنیاد پڑی ہے۔ مگر عالمگیر پیمانے پر اقوام نے اس کے متعلق تنظیم اور ضابطہ سے سوچنا اسی وقت سے شروع کیا ہے۔ جب سے اس کمیٹی کی بنیادیں رکھی گئی ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو دنیا میں جتنے فلسفی۔ سائنٹسٹ۔ سیاسیین۔ دینی راہ نما۔ انبیاء علیہم السلام اور نیک انسان ہوئے ہیں۔ جنہوں نے مختلف اوقات میں مختلف اقوام میں محدود یا عالمگیر۔ اخلاقی علمی معاشرتی اثر ڈالا ہے۔ سب کے پیش نظر انسان کی فلاح اور اس کی بہبودی ہی رہی ہے۔ ان کے پیش نظر اپنے نقطہ نظر سے یہی رہا ہے کہ انسان انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ آرام اور خوشی حاصل کر سکے۔ اور اسکے ارتقائے حیات میں کم سے کم روکاوٹیں ہوں۔ یہاں تک کہ ایک ایسا مفکر بھی جو نہ اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور نہ اخلاقی اقدار کو کوئی اہمیت دیتا ہے۔ جس کو ہم دہریہ اور ملحد کہتے ہیں۔ وہ بھی عام انسان کی بہبودی اور آرام کے اصولوں کے معلوم کرنے کا ہمیشہ متمنی رہا ہے۔

الغرض دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جس نے کبھی انسان کے متعلق سوچا ہو۔ اور اس نے خواہ نہایت خام طریقے سے ہی سہی انسانی بنیادی حقوق کے متعلق فکر نہ دوڑائی ہو۔ یہ تمام علم و فن کے ذخیرے جو آج تک دنیا جمع کر سکی ہے۔ یہ تمام دینی کتب خواہ الہامی ہوں یا توضیحی و تشریحی۔ یہ تمام ترقیات جو نظری اور عملی سائنس نے آج تک کی ہیں۔ آخر یہ سب کیوں ہیں؟ اسی لئے نا کہ انسان بحیثیت انفرادیت اور بحیثیت اجتماعیت ایسی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائے خواہ جس میں رنج و ہموم کی کم سے کم مقدار ہو۔ جس میں آرام و خوشی کا حصہ اتنا وافر ہو کہ زندگی کی خراش محسوس نہ ہو۔ انسان اپنی ضروریات کے فراہم کرنے میں زیادہ مشقت و محنت نہ اٹھائے۔ اپنی عزت نفس کو ملحوظ رکھ سکے۔ کسی کا رہین منت نہ ہو الغرض انسان کی زندگی ایسی ہو کہ جس کو دینی اصطلاح میں بہشت کی زندگی اور علمی اصطلاح میں ستوپین زندگی کہا جا سکتا ہے۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را باکسے کارے نباشد

اس مطمح نظر کو حاصل کرنے کے لئے مختلف الخیال لوگوں نے اپنے اپنے زاویہ ہائے نظر سے تاریخ کے مختلف اوقات کے ماحول میں غور کیا ہے۔ اور جس طرح ممکن ہو سکا ہے اپنا نقطہ نظر لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور بعض دفعہ اپنے نظریہ کی تشریح میں اتنا غلو اور مبالغہ کر جاتے ہیں کہ پُر امن طریقوں کو چھوڑ کر جبر سے بھی اس کے منوانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اس حد تک کہ اپنے عمل سے خود ہی اپنے نظریہ کی تردید بن جاتے رہے ہیں۔

ایسے لوگ عموماً اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ خواہ زندگی کا کوئی لائحہ عمل کتنا ہی جنت کی طرف لے جانے والا ہو۔ اگر کسی کو اس کی رضامندی کے بغیر اس پر چلانے کی کوشش کی جائے گی۔ تو اس کا پہلا قدم ہی اس غرض کے منافی پڑے گا۔ جس غرض کے حصول کے لئے وہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ انسانی فطرت کا سب سے گہرا اور بنیادی اصول ہی آزادی ہے۔ سوچنے میں آزادی عمل میں آزادی جس کو ہم آزادی ضمیر کے مجمل الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔

یہ فطری جذبہ اتنا مضبوط اور گہرا ہے کہ آپ اس کو ذلیل سے ذلیل انسان محکوم سے محکوم مجبور سے مجبور انسانوں میں بھی ہمیشہ کے لئے کچل نہیں سکتے۔ بے شک کسی فوری ایذا اور درد ناکی کے ڈر سے یہ کچھ دیر کے لئے دب جاتا ہے۔ بے شک کچھ مدت کے لئے مصلحت یا عادت کی وجہ سے یہ کمزور بھی پڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ مگر یہ کہ یہ جذبہ ہمیشہ کے لئے ایک سینہ سے بھی ختم ہو گیا اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔

آپ اس کی جھلک پاؤں سے کچلے ہوئے انسانوں کی زندگی میں بھی دیکھیں گے۔ خواہ اس کا رنگ روپ کسی قدر بدل گیا ہو ایک پہاڑیہ یا اچھوت جس کو براہمنی مذہب نے صدیوں سے معاشرتی پستی کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے۔ اگر آپ اس کی بھی روزانہ زندگی کا قریب سے مطالعہ کریں۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ اسی محکوم اس ذلت کی زندگی میں اس کی خودداری برابر اپنی موجودگی کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔ پنجابی میں ایک کہاوت ہے۔

چوہڑیوں مُسلی ہویا آکڑ اودی اوہا

یعنے خاکروب مسلمان بھی ہو جائے تو اس کی اکڑ وہی رہتی ہے۔ اکڑ کا لفظ یہاں تحقیر کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ مگر اس کا تجزیہ کیجیئے۔ کیا یہ لفظ فطری خودداری پر دلالت نہیں کرتا ہے کیا یہ کردار جو اس سے جاودانی عادت بن کر چمٹ گیا ہے یہ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ ہزارہا معاشرتی جکڑ بندیوں کے باوجود یہ جذبہ بھونڈی صورت میں ہی سہی۔ اپنے آپ کو نمایاں کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ کہ خواہ انسانیت کو ظلم و ستم سے کتنا بھی دبا دیا جائے وہ دب نہیں سکتی۔ اور کوئی نہ کوئی راہ اپنے اظہار کی نکال ہی لیتی ہے۔

ہم نے یہ ایک مثال پیش کی ہے ورنہ اگر آپ اس انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ اپنے محدود ترین اور تنگ ترین ماحول میں بھی آزادئ ضمیر کے قیام کی راہیں نکالتا ہے۔ اس کا بھی ایک اخلاقی کوڈ ہے۔ جو دوسرے اعلےٰ طبقہ کے انسانوں کے اخلاقی کوڈ سے کوئی بہت مختلف نہیں۔ وہ بھی اپنے ماحول میں دیانتداری انصاف اور رواداری کے اصولوں کی پابندی کرتا ہے۔ اور دوسروں کو اس کا پابند دیکھنا چاہتا ہے۔

الغرض انسانیت ایک امر چیز ہے۔ جس کو کوئی زہر اور نہ کوئی ایٹم بم بلکہ اس سے بھی زیادہ سامان ہلاکت ہلاک کر سکتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ اس کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ اس کی آواز کو خواہ وہ "آہ" کی جانکاہ صورت ہی کیوں نہ اختیار کرے۔ کوئی تسلسل جبر کوئی استبداد کوئی [illegible]

(باقی دیکھیں صفحہ ۶)

ایک مرکز ہے ایک امام اپنا

ایک مرکز ہے ایک امام اپنا ۔۔۔ خوب محکم ہے انتظام اپنا
وہ جو اسلام میں خلافت تھی ۔۔۔ ہے اسی نہج پر نظام اپنا
اپنا مذہب ہے مذہب اسلام ۔۔۔ کام تبلیغ صبح و شام اپنا
نہ حکومت سے کچھ غرض ہم کو ۔۔۔ نہ سیاست سے کوئی کام اپنا
حج۔ روزہ۔ زکوٰۃ سب برحق ۔۔۔ ہے نمازوں پہ التزام اپنا
وہ جو لائے محمدِ عربی ۔۔۔ وہی پیغام ہے پیام اپنا

ہاں مگر امتیاز کی خاطر
احمدی رکھ لیا ہے نام اپنا

حق و باطل کے معرکوں میں ہے ۔۔۔ عشق شمشیرِ بے نیام اپنا
خاکِ پائے شہِ حجاز ہیں ہم ۔۔۔ آسمانوں پہ ہے خرام اپنا
ہے سراسر رضائے ربِ جلیل ۔۔۔ ہر قعود اپنا ہر قیام اپنا
اس کی چوکھٹ پہ ہو کے سر بسجود ۔۔۔ آپ کرتے ہیں احترام اپنا
برق ہم تک پہونچ نہیں سکتی ۔۔۔ شاخِ طوبےٰ پہ ہے مقام اپنا

موت کا ڈر ہو کیوں ہمیں ناہید
جب مسیحا ہو خود امام اپنا

عبدالمنان ناہید

انبیاء علیہم السّلام

(۳)

(از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد)

حضرت یوسف علیہ السلام

ادھر بھائیوں کا پیمانہ صبر بھی لبریز ہو چکا تھا۔ انہوں نے آپس میں یہ طے کیا۔ کہ اپنے راستہ سے اس کانٹے کو دور کرنے کے لئے یوسف کو یا تو قتل کردو۔ یا کسی ایسی جگہ دھکیل دو جہاں سے یہ واپس نہ آسکے۔ اور اس طرح باپ کی ساری توجہ ہماری طرف ہو جائیگی۔ باقی رہا یہ امر کہ یوسف کے ساتھ ایسا سلوک کرنا گناہ ہے۔ تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ارحم الراحمین ہے۔ ہم اس کے حضور توبہ کرکے اپنے گناہ بھی بخشوالیں گے۔ پس نہ دنیا ہاتھ سے جائیگی۔ اور نہ ہی آخرت۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ کہ "مجھے تمہاری رائے قتل وغیرہ سے اتفاق نہیں۔ آخر وہ ہمارا بھائی ہے جسے یہ اقدام زیب نہیں دیتا۔ اگر تم نے ضرور اسے باپ کے راستہ سے ہٹانا ہی ہے۔ تو اسکی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ اسے اس گھر سے لے جاکر تاریک کنوئیں میں پھینک دو۔ جو مصر کے راستہ پر واقع ہے۔ ادھر سے عام قافلے آتے جاتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی قافلہ اسے نکال کر اپنے ساتھ لیجانا چاہیگا۔ ہم انہیں یہ کہیں گے۔ کہ یہ ہمارا نافرمان غلام ہے۔ جسے ہم نے بطور سزا اس کنوئیں میں پھینکا ہوا تھا۔ اس لئے تم اس کو نہیں لے جاسکتے۔ یہ کہہ کر ہم انہیں کے ہاتھ یوسفؑ کو فروخت بھی کردیں گے۔ اور وہ اسے مصر لے جائیں گے۔ پھر خدا جانے یہ کس کے ہاتھ لگے۔ غلامی کی صعوبتوں کو برداشت کرسکے یا نہ کرسکے۔ زندہ رہے یا مر جائے۔ یہ ضرور ہے۔ کہ وہاں سے اس کا واپس آنا آسان نہیں۔ اس طرح سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی بچ جائے گی۔"

اس تجویز کو تمام نے پسند کیا۔ اور اس پر اتفاق کرکے وہ اپنے باپ کے پاس آئے۔ اور کہا:۔

بھائی:۔ "اے باپ۔ آپ کو کیا ہوا۔ آپ یوسفؑ کے متعلق ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے بدخواہ نہیں۔ خیرخواہ ہی ہیں۔ ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ یوسف ہمارے ساتھ بھی کبھی باہر سیر کے لئے جائے۔ خوب کھائے پیئے۔ اور کھیلے کودے۔ پس ہماری یہ درخواست ہے۔ کہ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ ہم اس کی اچھی طرح حفاظت کریں گے"۔

حضرت یعقوب "مجھے یہ خطرہ ہے۔ کہ تم یوسفؑ کو لے جاؤ گے۔ اور اسے اکیلا جنگل میں چھوڑ دوگے۔ اور اپنے کاموں میں مشغول ہو کر اس کی طرف سے بالکل غافل ہو جاؤ گے۔ اور کوئی جنگلی درندہ بھیڑیا وغیرہ اس پر حملہ کرکے اسے پھاڑ ڈالے گا"۔

بھائی:۔ "یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم دس کی موجودگی میں اسے بھیڑیا کھا جائے۔ اگر ایسا ہوا بھی۔ تو پھر ہم یقیناً گھاٹے میں پڑنے والے ہوں گے"۔

بہر حال اس قسم کی باتوں سے انہوں نے حضرت یعقوبؑ کو یقین دلانے کی کوشش کی۔ حضرت یعقوبؑ بھی ان کی طرف سے مطمئن نہیں تھے۔ لیکن یہ ضرور جانتے تھے۔ کہ یوسفؑ کے لئے جو مقام مقدر ہے۔ اگر اس راہ میں اس کے لئے کچھ مشکلات بھی حائل ہیں۔ تو وہ اس کے لئے سونے پر سہاگہ ہی ثابت ہوں گی۔ باقی جو مشیت ایزدی ہے۔ وہ تو پوری ہو کر ہی رہے گی۔ انسان کا کام تو صرف اپنی طرف سے حتی الامکان تدابیر اختیار کرنا ہے۔

سیر کے لئے

بہر حال آپؑ نے حضرت یوسفؑ کو دوسرے دن بھائیوں کے ساتھ جنگل میں سیر کے لئے جانے کی اجازت دے دی۔ اب حضرت یوسفؑ بھائیوں کے قبضہ میں تھے۔ باہر جاکر انہوں نے حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالنے کا [illegible] فیصلہ کرلیا۔ آپ کو مصر کے راستہ پر واقع گہرے کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور خود بھی اس کنوئیں کے قرب و جوار میں رہے تاکہ اگر کوئی قافلہ یوسفؑ کو نکالے تو انہیں علم ہوسکے۔

ادھر وہ یہ ظالمانہ فعل سرانجام دے رہے تھے۔ اور اپنی طرف سے سمجھتے تھے کہ ہم نے یوسف کا کانٹا اپنی راہ سے [illegible] دیا ہے۔ اور اب ہم ساری زندگی اطمینان سے گذاریں گے۔ ادھر خدا نے حضرت یوسفؑ کو بذریعہ وحی تسلی دی۔ کہ "اے یوسفؑ! گھبراؤ نہیں۔ آج اگر تیرے بھائی تیرے ساتھ یہ ظالمانہ سلوک کر رہے ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ تو اکیلا اور کمزور و ناتوان ہے۔ اور یہ زیادہ اور طاقتور ہیں۔ تو کوئی بات نہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آئے گا۔ جبکہ یہ تیرے سامنے عاجزی اور انکساری کی حالت میں کھڑے ہوں گے۔ اور تو پوری شان و شوکت اور دبدبہ کی حالت میں انہیں ان کے ان افعال کی طرف توجہ دلائے گا۔ اور ان کو یہ خیال بھی نہ ہوگا۔ کہ تو ہی وہ یوسفؑ ہے۔ جس کو انہوں نے کنوئیں میں پھینک دیا تھا۔ یہ سب کچھ ہوگا۔ لیکن اب یہ لوگ ان حالات کو نہیں سمجھ رہے۔ اب یہ حسد اور کینہ کی وجہ سے اندھے ہو رہے ہیں۔ اور تعصب نے ان کی عقلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں"۔

قافلۂ مصر

اتنے میں مصر جانے والے ایک قافلے کے ہراول دستے کا ادھر سے گذر ہوا۔ ان میں سے ایک شخص نے پانی کے لئے کنوئیں میں ڈول ڈالا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ اس میں ایک لڑکا موجود ہے۔ اس نے حضرت یوسفؑ کو نکال لیا۔ شکل و صورت سے سمجھ گیا۔ کہ کسی معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ منڈی میں اچھی قیمت پائے گا۔ اس نے فوراً اپنے قافلہ کو اطلاع دی۔ کہ مجھے اس کنوئیں میں سے ایک لڑکا ملا ہے۔ قافلہ والوں نے بھی اسے مالِ غنیمت سمجھ کر اپنے پاس رکھا۔ اور یہ طے پایا۔ کہ اسے مصر جاکر فروخت کردیں۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں۔ کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی بھی آپہنچے۔ اور کہا۔ کہ یہ لڑکا تم نے کنوئیں سے نکال کر اپنے قبضہ میں کیوں کرلیا ہے۔ یہ تو ہمارا غلام ہے۔ جسے سزا کے طور پر ہم نے کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ اس لئے تم اس کو نہیں لے جاسکتے۔ ہاں اگر تمہیں اس کی اتنی ہی ضرورت ہے۔ تو ہم اسے تمہارے پاس فروخت کرسکتے ہیں۔ ہمیں اس قسم کے غلام کی چنداں ضرورت نہیں۔ چنانچہ آپؑ کے بھائیوں نے بہت معمولی قیمت پر حضرت یوسفؑ کو قافلہ والوں کے ہاتھ فروخت کردیا۔

حضرت یوسفؑ کی طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد آپؑ کے بھائی شام کے وقت اپنے باپ کے پاس گئے۔ اپنے ساتھ یوسفؑ کی قمیص لی۔ اور اس پر ایک بھیڑ کو ذبح کرکے خون چھڑکا اور باپ کے پاس رو رو کر دہائی دی:۔

بھائی:۔ "اے ہمارے باپ! ہم نے یوسف کے پاس اپنا سامان رکھا۔ اور کھیل کود میں اتنا معروف ہوئے کہ بہت دور نکل گئے۔ بھیڑیا آیا۔ اور اس کو کھا گیا۔ اور یہ یوسف کی قمیص ہے۔ جو خون سے لت پت ہے یہ اس امر کی گواہی دے رہی ہے۔ کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ لیکن ہمیں خیال ہے۔ کہ آپ کو ہماری بات کی صداقت کا یقین نہیں آئیگا"

حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی شرارتوں سے پہلے ہی آگاہ تھے۔ ان سے پہلے ہی خیر کی کب توقع تھی۔ جواب انہیں ان کی اس شرارت پر حیرت و استعجاب ہوتا۔ فوراً کہا۔ کہ:۔

حضرت یعقوبؑ:۔ "میرے پیارے بچو! اپنے سگے بھائی اور پھر ایک ہونہار خوبرو ننھی جان کے قتل کی خبر اس بے باکی سے دینا بتاتا ہے۔ کہ تمہارے نزدیک یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں ہوئی۔ تم نے تو میرے خدشہ کو جو میں نے تمہارے سامنے کل ظاہر کیا تھا۔ بہانہ ہی بنالیا۔ اور وہی بات آج میرے سامنے آکر کہہ دی۔ جو میں نے تمہیں کہی تھی۔ بہر حال اب میں اس مصیبت پر صبر جمیل ہی اختیار کرتا ہوں۔ اور تمہارے اقوال و افعال کے بالمقابل اللہ تعالیٰ سے ہی امداد کا طالب ہوں۔ وہی ان تمام امور کا فیصلہ کرنے والا ہے"۔

حضرت یعقوب علیہ السلام تو اتنا کہہ کر خاموش ہو رہے۔ انہوں نے بھی کہا۔ کہ جان بچی لاکھوں پائے۔ باپ اب ہمیں سچا سمجھے یا جھوٹا قرار دے۔ ہم نے جو کچھ کرنا تھا۔ کرلیا۔ باپ پہلے کب ہماری کسی بات پر اعتبار کرتا تھا۔ جو اب اگر ہم سچے بھی ہوتے تو اعتبار کرلیتا۔

(باقی)

یتامیٰ کی پرورش اپنی اولاد کی طرح کرنی چاہیئے

ایک غیر ملکی نوجوان واقف زندگی کے اعلان نکاح میں حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

مورخہ یکم نومبر بروز اتوار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے نو بجے صبح قصر خلافت میں مکرم عارف نغیم ... تک متعلم جامعۃ المبشرین (جو سائپرس کے رہنے والے ہیں) کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت جناب محمد ابراہیم صاحب مرحوم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ مسٹر عارف نغیم لندن میں جہاں وہ کاروبار کے سلسلہ میں مقیم تھے محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن کے ذریعہ احمدیت قبول کی تھی۔ خطبہ نکاح میں حضور نے محترم خواجہ محمد گل صاحب سکنہ ... حال مقیم کراچی (آپ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کے پرورش کنندہ ہیں اور آپ نے میٹرک تک انہیں تعلیم بھی دلائی) کے نیک نمونہ کی تعریف فرمائی۔ جو انہوں نے یتیم پروری کے ضمن میں پیش کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عام طور پر لوگ یتامیٰ کی پرورش نوکروں کے طور پر کرتے ہیں۔ اور ان سے نوکروں کی طرح کام لیتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کا منشاء یہ ہے۔ کہ یتامیٰ کی پرورش اس رنگ میں کی جائے۔ جیسے اپنی اولاد کی کی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے یتامیٰ کی ... پر بہت زور دیا ہے۔ اور یہی ایک چیز ہے جو اگر کسی قوم میں پائی جائے۔ تو اس قوم کے افراد موت سے بے خوف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ موت کے وقت انسان اپنی موت سے نہیں ڈرتا بلکہ وہ جانتا ہے۔ کہ ایک نہ ایک دن ہر ایک نے مرنا ہی ہے۔ وہ جس چیز سے ڈرتا ہے وہ اپنے بیوی بچوں کا بیوہ اور یتیم رہ جانا ہوتا ہے۔ کہ میرے بعد ان کا کیا بنے گا۔ لیکن اگر ہر شخص اپنے اردگرد دیکھ رہا ہو کہ قوم اپنے یتامیٰ اور بیوگان کے بہترین انتظام سے غافل نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ ہر شخص اپنی بہنوں اور اولاد کا سا سلوک کرتا ہے۔ تو وہ موت سے بے خوف ہو جائے۔ اور وہ قوم جس کے افراد موت سے نڈر ہو جائیں اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔ فرمایا یورپین اقوام بھی اس حقیقت سے غافل نہیں۔ کہ جس قوم کے افراد موت سے بے خوف نہ ہوں۔ وہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ لیکن اس کے لئے انہوں نے شراب نوشی کو ترویج دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فوجی سپاہیوں کو شراب نوشی کی رغبت دلائی جاتی ہے۔ اور جنگ کے موقعہ پر شراب کا راشن بڑھا دیا جاتا ہے۔ تاکہ نشہ کے نتیجہ میں وہ عواقب سے لا پرواہ ہو جائیں۔ اور میدانِ جنگ میں اس بات کا خیال نہ کریں کہ ان کی موت کے بعد ان کے بیوی بچوں پر کیا گزرے گی۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ اسلام تو ایک طبعی طریقہ اختیار کرتا ہے۔ اور درحقیقت یتامیٰ اور بیوگان کی حفاظت اور پرورش کا مناسب انتظام کر کے قوم کے افراد کو مطمئن کر دیتا ہے۔ کہ وہ مذہب اور ملک کی خاطر مرنے سے نہ ڈریں۔ مگر یورپین لوگوں نے یہ ذریعہ اختیار کیا ہے کہ شراب کثرت سے تقسیم کی جائے ... اس طرح یہ لوگ مصنوعی طور پر اپنے سپاہیوں [illegible]

سالانہ جلسہ میں ہر احمدی کی شمولیت کیوں ضروری ہے

جلسہ سالانہ کی وہ مبارک تقریب جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمائی اور جو جماعت احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے عظیم الشان فوائد اپنے اندر رکھتی ہے۔ بہت قریب آ گئی ہے اتنی قریب کہ اس کے انعقاد میں چند ہی روز رہ گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ احباب کرام سے عرض کر دیا جائے کہ جہاں انہیں اخراجات جلسہ کی رقوم ارسال کرنے میں ایک لمحہ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے۔ وہاں جلسہ میں خود شریک ہونے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ اور پوری طرح اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ کوئی چیز ان کے رستہ میں حائل نہ ہو سکے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت ہر احمدی کے لئے ضروری قرار دی ہے، سوائے اس کے جبکہ ناقابلِ عبور موانع درپیش ہوں۔ یہ ارشاد آپ نے اس وقت فرمایا جب کہ ذرائع آمد و رفت بالکل مفقود تھے۔ لیکن اب جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس بارے میں بے حد آسانی پیدا کر دی ہے ضروری ہے کہ جلسہ میں شمولیت پہلے سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ کی جائے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان ایام میں مرکز سلسلہ میں حاضر ہو اور اجتماعی طور پر اپنی جبینِ نیاز خالق کون و مکان کے حضور رکھ کر درد مندانہ التجا کرے کہ الٰہی! ہم کمزور ہیں۔ بے کس ہیں ... ہیں۔ مگر تمام طاقتیں تیرے قبضہ میں ہیں۔ اور تیری قدرت ... کے نہ ... الشان مظاہرے دیکھ چکے ہیں۔ تو ہماری مدد فرما۔ اور ہمیں نور اور ہدایت پھیلانے کی توفیق بخش۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی دعا جس قدر زیادہ قلوب سے نکلے گی اسی قدر جلد قبولیت کا شرف حاصل کرے گی۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ کوئی احمدی سوائے شدید معذوری اور مجبوری کے اس موقعہ پر حاضر ہونے میں سستی دکھلائے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور حضور کی تقریریں سن کر جو نئی ایمانی زندگی۔ اور غیر معمولی بالیدگی حاصل ہوتی ہے۔ اس کی قیمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ یہ نعمت اگرچہ دیگر مواقعہ پر بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جن اصحاب کو ان کی زندگی میں پھر جلسہ سالانہ کا موقعہ عطاء فرمایا ہے وہ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں پھر دیگر اصحاب کی تقریریں اور ایک دوسرے سے ملاقاتیں بھی قابلِ قدر چیزیں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی اغراض میں سے ایک غرض دوستوں کا ایک دوسرے سے ملاقات کر کے اپنے ایمان کو تازہ کرنا بھی قرار دی ہے۔ اس لئے بھی آنا نہایت ضروری ہے۔ غرض جلسہ سالانہ ایک ایسی ضروری تقریب ہے کہ اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امید ہے کہ احباب ابھی سے اس میں شریک ہونے کی تیاری شروع کر دیں گے۔

ربوہ میں تعمیر مکانات کے متعلق ضروری اعلان

(۱) آئندہ ہر شخص جو ربوہ میں عمارت کی تعمیر شروع کر رہا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جھگڑے سے بچنے کے لئے۔ اپنے ہمسائے کو تحریری اطلاع دے۔ کہ وہ مکان بنا رہا ہے اس لئے مشترکہ دیواروں کے اخراجات میں برابر شریک ہو۔ اور اگر وہ شریک نہ ہونا چاہے تو تحریری اس بات کی تشریح کرے کہ وہ الگ اپنی دیوار مکان کی تعمیر کے وقت بنائے گا۔

(۲) اگر کوئی شخص نہ شریک ہوتا ہے۔ اور نہ تحریری طور پر اس بات کی صراحت کرتا ہے۔ کہ وہ الگ دیوار بنائے گا۔ تو دفتر کمیٹی آبادی ربوہ اطلاع پانے پر ایسے شخص کو نوٹس دے کر واضح کرے گا۔ کہ ... دونوں میں سے ایک صورت اختیار کرے۔

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کے اختیار نہ کرنے کی صورت میں ... گے۔ یہ عدم تعاون کی وجہ سے۔ کمیٹی کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس قطعہ پر اسے ... کی صورت میں مکان بنانے سے روک دے۔ جس میں اس ... اپنے ہمسائے کی حق تلفی کی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ اسلام کے ... کے خلاف ہے۔ (سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ عہدہ داران جماعت مہربانی کر کے سکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

سلسلہ احمدیہ کی کتب اپنے قومی کتب خانہ سے خرید فرمائیں

"تعلق باللہ" شائع ہو گئی

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب ہیں۔ ان ایام میں احباب کا فرض ہے کہ وہ بکڈپو صدر انجمن احمدیہ سے کتب خریدیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب۔ حقیقۃ الوحی۔ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ ازالہ اوہام۔ نزول المسیح۔ اربعین۔ تحفہ گولڑویہ۔ چشمہ معرفت۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ اس صیغہ سے طلب فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر۔ "تعلق باللہ" کے نام سے شائع ہو گئی ہے۔ اس کی قیمت صرف ۱۲ر رکھی گئی ہے۔ علاوہ ازیں تفسیر کبیر جلد اول و ششم۔ تفسیر سورہ کہف اور دیباچہ تفسیر القرآن اردو یہاں سے طلب فرمائیں۔ اس صیغہ سے کتب کا خریدنا۔ سلسلہ کی امداد کرنا ہے۔ کراچی کے احباب ... انفرادی طور پر ... سلسلہ کی کتب خرید فرمائیں۔

(انچارج بکڈپو صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نماز ذریعۂ نجات ہے

جلسہ سالانہ کے ایام میں آنیوالے مہمانان کرام کی خدمت میں

ایک ضروری گذارش

گذشتہ سالوں کا تجربہ ہے کہ جب دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مرکز میں تشریف لاتے ہیں۔ تو بعض عہدیداران اور افراد جماعت دفتر محاسب میں چندہ جات کی رقوم داخل خزانہ کرتے وقت اس کی تفصیل نہیں بتاتے۔ اور رقوم بلا تفصیل ہی جمع کرا جاتے ہیں۔ اور وعدہ کرتے ہیں۔ کہ واپس جا کر اس کی تفصیل ارسال کر دیں گے۔ لیکن واپس جا کر اس کی تفصیل سے مطلع نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسی رقوم مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل نہیں کی جا سکتیں اس طرح ایک تو ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں درج نہیں ہو سکتیں۔ اور دوسرے اُن رقوم کی تفصیل منگوانے کیلئے مرکز کو ان احباب سے لمبی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور علاوہ کارکنوں کا وقت حرج ہونے کے جو کسی دوسرے مفید کام پر صرف ہو سکتا ہے۔ مرکز کو چٹھیوں اور رجسٹریوں کے بھجوانے پر بھی کافی خرچ کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا معزز مہمانان کرام جو موقعہ جلسہ سالانہ تشریف لانے والے ہوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو رقم چندہ اپنے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرانے کیلئے لائیں۔ تو اس کی پوری تفصیل ساتھ ضرور لائیں۔ اور پھر اس تفصیل کے مطابق رقوم داخل خزانہ کرائیں یہ نہایت اہم اور ضروری امر ہے۔ جس کی پوری پابندی کی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مرزا عبد الحق صاحب پراونشل امیر کے پتہ میں تبدیلی

غالباً اکثر احباب کو اس بات کا علم نہیں۔ کہ محترمی مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا جو پنجاب کے پراونشل امیر بھی ہیں کچھ عرصہ سے سرکاری وکالت کے کام سے فارغ ہو چکے ہیں۔ حکومت انہیں کسی اور جگہ پر بدلنا چاہتی تھی۔ لیکن چونکہ عنقریب وہ ریٹائر ہونے کی عمر کو پہنچنے والے تھے۔ اس لئے انہوں نے ربوہ سے دور جانا مناسب خیال نہیں کیا۔ اور سرکاری وکالت سے استعفیٰ دے دیا اور اب پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ لہٰذا آئندہ دوست ان کے خطوں پر پی پی (یعنی سرکاری وکیل) کے الفاظ نہ لکھا کریں۔ بلکہ صرف پرائیویٹ پتہ درج کیا کریں۔ جس کے لئے مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ پراونشل امیر پنجاب سرگودھا لکھنا کافی ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درس کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ضروری ہدایت

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے متعلق پہلے سے ہدایت موجود ہے۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں علاوہ دوسرے درسوں کے اسے بھی جاری فرمائیں۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اس ہدایت کی تجدید کی جاتی ہے۔ یہ بات تجربہ میں آ چکی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور درس ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ پس جماعتوں کو اس درس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے۔ نظارت ہذا کے رپورٹ فارم میں ایک سوال درس کے متعلق بھی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے۔ کہ رپورٹ دیتے وقت اس درس کے متعلق بھی ضرور نوٹ دیا کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان دار القضاء

میاں حیات محمد صاحب مرحوم صراف راولپنڈی کی آٹھ کنال اراضی قطعات ۲۷ و ۲۶ محلہ دار الفضل ربوہ میں موجود ہے۔ ان کے ورثاء کی درخواست ہے۔ کہ یہ اراضی آمنہ بیگم بنت شیخ فضل الٰہی صاحب (بیوہ مرحوم) کے نام منتقل کی جائے۔ بہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دے (ناظم دار القضاء سلسلہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

درخواستہائے دعا

میرے بھائی چوہدری عبد العزیز صاحب بھٹی ایم اے ایل ایل بی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور نیز اپنی ملازمت سے قریباً پونے دو سال سے علیحدہ ہیں۔ احباب اُن کی کامل صحت اور اپنی ملازمت میں بحالی کیلئے دعا فرمائیں۔ (میاں چراغ الدین گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات) (۲) عزیزم چوہدری عبد اللہ خان کی صحت چند دنوں سے خراب ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد [illegible] ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

صوبائی نائب صدر صاحبان کا انتخاب

مورخہ ۲۷ دسمبر ۵۳ء بوقت ساڑھے سات بجے شب سٹیج جلسہ گاہ مردانہ

خدام الاحمدیہ کے صوبائی نائب صدر صاحبان کے انتخاب کا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انتظام کیا جا رہا ہے اس میں صوبہ متعلقہ کی جملہ مجالس کے صرف قائدین شامل ہو سکیں گے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس مطلع رہیں۔ کہ وہ مورخہ ۲۷ دسمبر ۵۳ء کو ساڑھے سات بجے شب مردانہ جلسہ گاہ کی سٹیج پر آ جائیں اور صوبہ وار بیٹھیں۔ تا کہ انتخاب میں سہولت ہو

اس ضمن میں صوبہ وار پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ صوبہ سندھ اور مشرقی بنگال کی مجالس کے قائدین کی شمولیت لازمی ہے۔ پس جو قائدین جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ وہ اس انتخاب میں شریک ہوں۔ اور جو قائد خود کسی وجہ سے جلسہ پر نہ آ سکتے ہوں۔ وہ اپنا نمائندہ بھجوا سکتے ہیں۔ جس کے پاس قائد کا تعارف نامہ ہونا ضروری ہے۔

وہ تمام قواعد جن کا ذکر قائد کے انتخاب کے ضمن میں دستور اساسی میں موجود ہے۔ اور جن کی تفصیل بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوائی جا چکی ہے۔ اس جگہ مدنظر رکھے جائیں گے۔ جو بوقت انتخاب سنا دیئے جائیں گے

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ کی کتب میں جلسہ سالانہ پر خاص رعائت

باوجودیکہ کاغذ کی گرانی اپنی انتہا پر پہنچی ہوئی ہے۔ اور اس وقت کاغذ کا ملنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ لیکن صیغہ بکڈپو تالیف و اشاعت نے جلسہ سالانہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ کی دیگر کتب میں خاص رعائت کی ہے۔ جلسہ سالانہ پر ہر ایسے خریدار دوست کو جو ایک روپیہ سے زائد کتابیں خریدیں گے۔ ایک آنہ فی روپیہ رعائت دی جائے گی۔ احباب اس رعائت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور سلسلہ عالیہ کی کتب زیادہ سے زیادہ خریدیں۔

(انچارج صیغہ بکڈپو تالیف و اشاعت ربوہ)

دار الافتاء ربوہ کی طرف سے شائع شدہ رسالہ

"اسلام کا دوسرا بڑا رکن نماز"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی رائے

اس نام سے ایک نہایت ہی مفید رسالہ دار الافتاء ربوہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے اس میں نماز جیسے اہم اسلامی فریضہ سے متعلق حقائق و معارف کو پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ مسائل نماز کا مستند ترین مجموعہ ہے۔ اس رسالہ کو پڑھ کر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے تحریر فرمایا۔

"رسالہ بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور مخلوق کیلئے مفید بنائے"

احباب کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کی اشاعت میں بکثرت حصہ لیں۔ اور اپنے حلقہ احباب میں کثرت کے ساتھ تقسیم کریں۔ یہ رسالہ دفتر افتاء ربوہ سے آٹھ آنہ فی کاپی کے حساب سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (خاکسار سیف الرحمٰن دار الافتاء ربوہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے میرے ہاں پہلی لڑکی مورخہ ۲۵/۱۱/۵۳ بروز بدھ بوقت ایک بجے دن کے عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک نصیبہ اور خادم دین بنائے۔ اور دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین (محمود احمد سعید واقف زندگی)

(۲) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی ہمشیرہ کو ۶ دسمبر ۵۳ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ نومولودہ محترم حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب کرام نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کی دعا فرمائیں۔ (سلیمان احمد [illegible])

تحریک دراصل احرار نے شروع کی تھی جماعت اسلامی اور بعض دوسری پارٹیاں بعد میں اس لئے ساتھ مل گئیں کہ کامیابی پر انہیں بھی کچھ نہ کچھ مل جائے (چندریگر)

چندریگر کا بیان (گذشتہ سے پیوستہ)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں مسٹر دولتانہ کی طرف سے ان کے وکیل مسٹر یعقوب علی خاں نے جرح کرتے ہوئے مسٹر چندریگر سے پوچھا۔ کیا انہیں یاد ہے۔ کہ ۲ راگست کو مری میں ایک اجلاس ہوا تھا۔ جس میں مسٹر دولتانہ خواجہ ناظم الدین اور خود انہوں نے شرکت کی تھی۔ مسٹر چندریگر نے جواب دیا۔ یہ رسمی اجلاس نہیں تھا۔ لیکن ان اصحاب سے ملاقات ضرور تھا۔ اور معاملات پر بحث بھی ہوئی تھی۔

سوال:۔ آپ نے کیا بحث کی تھی۔ اور آپ نے اور مسٹر دولتانہ نے کیا کیا کہا تھا؟ جواب: میں نے اور مسٹر دولتانہ نے وزیر اعظم سے مطالبات کے متعلق مرکزی حکومت کے رویے کی وضاحت کی ضرورت اور اس کے اعلان کرنے پر زور دیا تھا۔

سوال:۔ کیا آپ نے وزیر اعظم پر ظاہر کیا تھا۔ کہ اگر مرکزی حکومت نے مطالبات سے متعلق اپنے رویے کی وضاحت نہ کی تو کیا ہوگا؟

جواب:۔ ہم نے وزیر اعظم سے کہا تھا۔ جب تک مرکزی حکومت کے رویے کا علم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک مسلم لیگ یا دوسرا طبقہ اس کے خلاف پبلسٹی نہیں کر سکتا۔ جذبات برانگیختہ ہو رہے ہیں۔ جولائی میں ملتان میں فائرنگ لازمی ہو گئی تھی۔ اور اگر کوئی جلدی قدم نہ اٹھایا جاتا۔ تو حالات رو بہ انحطاط ہو جاتے۔

سوال:۔ جب آپ فروری ۵۳ء میں ڈھاکہ میں گورنروں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے۔ تو اس سے پہلے وزیر اعلیٰ سے آپ کی جو بات چیت ہوئی تھی کیا آپ اسے ذہن میں لائیں گے؟

جواب:۔ کانفرنس سے کچھ پہلے مرکز نے مجھے ایجنڈے کے لئے کچھ شقیں تجویز کرنے کو کہا تھا۔ میں نے مسٹر دولتانہ سے کچھ تجاویز مانگیں جن میں سے ایک شق یہ بھی تھی۔ جسے ایجنڈے میں شامل کرنے کا خواہشمند تھا۔ لیکن اسے اس خیال سے شامل نہ کیا گیا۔ کہ ان امور پر گورنروں کی کانفرنس میں بحث کی بجائے مرکزی حکومت کا غور کرنا زیادہ مناسب ہے۔

مسٹر چندریگر نے کہا۔ میں اور وزیر اعظم جب ۱۶ رفروری کو لاہور آئے۔ تو ان سے میری بات چیت ہوئی تھی۔ سوال:۔ آپ نے کیا کہا۔ اور وزیر اعظم نے کیا جواب دیا؟ جواب:۔ میں نے وزیر اعظم کو بتایا۔ کہ مجلس عمل کی طرف سے جو الٹی میٹم دیا گیا ہے۔ اس کی تاریخ ۲۲ رفروری کو ختم ہو رہی ہے۔ اور مرکزی حکومت کی طرف سے واضح پالیسی اختیار کرنے کی عدم موجودگی میں اگر ڈائرکٹ ایکشن کی تحریک شروع ہو گئی۔ اس کا نتیجہ بہت زیادہ جانی نقصان ہوگا۔ کیونکہ مسلمانوں کے لئے اس وقت پُرامن رہنا ناممکن ہے۔ جب ان کے جذبات کو ایک مذہبی مسئلے پر مشتعل کیا گیا ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ مختلف خیال کے علماء سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور انہیں امید ہے۔ کہ وہ کسی سمجھوتے پر پہنچ جائیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ڈائرکٹ ایکشن کی دھمکی پر شاید عمل نہ ہو۔

انہوں نے مزید کہا۔ اگر میں اس نتیجے پر پہنچنے میں ناکام رہا۔ تو میں تمام عالم اسلامی کا ایک "اجماع" بلانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جو حکومت کو اس مسئلے پر مشورہ دے گا۔ دریں اثنا حالات ٹھنڈے پڑ جائیں گے۔

عدالت نے پوچھا۔ کیا وزیر اعظم نے آپ کو بتایا تھا۔ کہ وہ علماء سے کسی سمجھوتے کی توقع رکھتے ہیں۔ مسٹر چندریگر نے کہا۔ اس ملاقات کے بعد میرا تاثر یہ تھا۔ کہ وزیر اعظم علماء کے ایک طبقے کو ڈائرکٹ ایکشن کی حمایت سے باز رکھنا چاہتے تھے۔ وزیر اعظم کا خیال تھا۔ کہ اختلاف رائے کے باعث یہ دھمکی غالباً عمل میں نہیں آئیگی۔

جب وکیل نے دوبارہ جرح شروع کی۔ تو گواہ نے کہا۔ انہیں یاد ہے۔ کہ ۵ رمارچ کو گیارہ بجے کابینہ کا ایک اجلاس ہوا تھا۔ جس میں جنرل آفیسر کمانڈنگ اور اعلیٰ غیر فوجی حکام نے بھی شرکت کی تھی۔

سوال:۔ آپ کو یاد ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا۔ کہ فوج کو صرف طاقت کے مظاہرے کے لئے استعمال کرنا مقصود تھا۔ اسے نظم و ضبط بحال کرنے کے لئے نہیں بلایا گیا تھا۔ جواب:۔ میرا خیال ہے کہ اس موضوع پر طویل بحث ہوئی تھی جس کے بعد ہم فیصلہ نمبر ۳ و ۴ پر پہنچے تھے۔

ان فیصلوں پر پہنچنے سے قبل یہ بات زیر بحث تھی۔ کہ آیا شروع میں طاقت کے استعمال سے زیادہ جانیں بچ سکتی ہیں؟ میں نے انہیں بمبئی اور احمد آباد کے فسادات کے متعلق اپنے تجربات بتائے۔ اور ان سے کہا۔ کہ ان غیر قانونی اجتماعوں پر جو فساد پر تلے بیٹھے ہوں۔ طاقت کے استعمال سے گریز کیا گیا تو بلوائی غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ اور بعد میں زیادہ اتلاف جان ہوا۔ لیکن جب کبھی طاقت کو شروع ہی میں استعمال کیا گیا۔ تو صورت حال پر قابو پا لیا جاتا رہا۔ اور بہت کم جانی اور مالی نقصان ہوا۔

اس کانفرنس میں متعدد افراد نے اپنی اپنی تجاویز پیش کر کے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ مجھے اب یقینی طور پر یہ یاد نہیں۔ کہ مسٹر دولتانہ نے اس بارے میں کیا کہا تھا۔ لیکن کانفرنس میں بعض لوگوں نے یہ رائے ضرور ظاہر کی تھی۔ کہ فائرنگ سے بعض لوگوں میں کھچاؤ اور تلخی پیدا ہو گئی تھی۔ اور اسے جاری نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ صرف طاقت کے مظاہرے سے اس صورت حال پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بعد میں تمام افراد نے مجھ سے اس پر اتفاق کر لیا۔ کہ شروع شروع میں طاقت کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سوال:۔ کیا مسٹر دولتانہ نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ صورت حال کا مضبوطی سے مقابلہ کیا جائے؟ جواب:۔ اس موقع پر مجھے یاد نہیں۔ کہ مختلف افراد نے کن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ کیونکہ شروع میں اختلاف رائے موجود تھا۔ لیکن بعد میں ہر ایک نے میری رائے سے اتفاق کیا۔

گواہ نے کہا۔ فیصلہ نمبر ۲، ۳ اور ۴ کے بعد پولیس اور فوج پر واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ انہیں پوری طاقت استعمال کرنی ہے۔ سوال:۔ کیا ۵ رمارچ کی شام کو کابینہ کا کوئی اجلاس ہوا تھا؟ جواب:۔ نہیں۔ کابینہ کا اجلاس صرف صبح کو ہوا تھا۔ سوال:۔ اس عدالت کو شہادت میں بتایا گیا ہے کہ ۸ رمارچ کی شام کو کابینہ کے اجلاس میں آپ نے اور ان وزراء نے جو وہاں موجود تھے۔ یہ تجویز کیا تھا۔ کہ فائرنگ میں کمی ہونی چاہیئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ جواب:۔ یہ سب غلط ہے۔ کابینہ کا کوئی اجلاس شام کو نہیں ہوا تھا۔ اس لئے فائرنگ میں کمی کرنے کے متعلق کوئی بات ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ سوال:۔ ازراہ کرم دستاویز ڈی۔ای ۲۲۱ کو دیکھئے۔ جو بعض ایسے فیصلوں کا رسمی ریکارڈ ہے۔ جو ۵ رمارچ کو ساڑھے چھ بجے شام کئے گئے۔ اور جن تک پہنچنے والی کانفرنس میں وزیر اعلیٰ۔ کابینہ کے ارکان۔ ہوم سیکرٹری۔ چیف سکرٹری جنرل آفیسر کمانڈنگ انسپکٹر جنرل پولیس بریگیڈیر حق نواز ڈی۔آئی۔جی لاہور رینج اور بریگیڈیر کلو اور خود آپ نے شرکت کی تھی۔ ان مسودات میں ذکر کیا گیا ہے کہ صورت حال پر بحث کی گئی تھی۔ اور فیصلے کئے گئے تھے۔ کیا آپ اس وقت یہ باتیں یاد کر سکتے ہیں؟ جواب:۔ مجھے اس قسم کے اجلاس کے انعقاد کے متعلق کچھ یاد نہیں۔ مجھے یہ یاد پڑتا ہے۔ کہ مولانا مودودی اور دوسرے لوگ دوپہر کو بلائے گئے۔ لیڈروں کے اجلاس کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی تھی۔ یہ لوگ وہ مسودہ مرتب کر رہے تھے۔ جس کا میری شہادت میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ساڑھے چھ بجے کے قریب چلے گئے۔ اس کے بعد میرا وزیر اعظم سے رابطہ قائم رہا۔ اس دوران میں اگر کوئی اجلاس ہوا۔ تو مجھے یاد نہیں۔ میں آپ کو یہ بھی بتاتا ہوں۔ کہ ۵ رمارچ کی صبح کو ہونے والے اجلاس کی روئیداد منظوری کے لئے پیش کی گئی۔ لیکن دوپہر کو جس اجلاس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی کوئی روئیداد میرے پاس نہیں پیش کی گئی۔

عدالت نے پوچھا۔ کیا شام کو کوئی غیر رسمی اجلاس بھی منعقد نہیں ہوا تھا؟ مسٹر چندریگر نے کہا۔ مجھے یاد نہیں۔ سوال:۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ فائرنگ میں نرمی کی تجویز کسی کی طرف سے نہیں پیش کی گئی تھی؟ جواب:۔ جی ہاں ہو سکتا ہے۔ کہ کابینہ پنجاب کا اجلاس گورنمنٹ ہاؤس کے کسی حصہ میں ہوا ہو۔ اور انہوں نے فیصلے کئے ہوں۔ صبح کے وقت کرفیو کے احکام کی ٹیکنیکل خلاف ورزی کے متعلق کچھ بحث ہوئی تھی۔ جب ہم نے فیصلہ کیا۔ تو کسی نے سوال کیا۔ اگر کوئی اکیلا آدمی کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑک پر جا رہا ہو۔ تو اس کے متعلق کیا کیا جائے؟ میں نے کہا۔ ایسے شخص پر گولی نہ چلائی جائے۔ بلکہ اسے گرفتار کر لیا جائے۔ کیونکہ سخت کارروائی کرنے کا مطلب ایسی خلاف ورزی کرنے والے پر گولی چلانا نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ کے علم میں کبھی یہ لایا گیا۔ کہ فائرنگ میں کوئی نرمی کی گئی ہے؟ جواب:۔ نرمی کرنے کا اصل واقعہ میرے علم میں نہیں آیا۔ البتہ یہ شکایات موصول ہوئی تھیں۔ کہ بعض پولیس افسر خصوصاً وہ جو اندرون شہر میں تھے۔ اپنے آپ کو اس وقت بہت الجھن میں پاتے تھے۔ جب ان سے گولی چلانے کو کہا جاتا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے افراد خود اپنے طور پر فائرنگ میں نرمی کرتے رہے ہوں۔

پھر وکیل نے پوچھا کیا میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ پبلک لیڈروں میں سے کوئی بھی لاہور کے عوام کے نام غیر مشروط اپیل کرنے کو تیار نہ تھا۔ کہ وہ امن و امان قائم کریں۔ یا امن و امان قائم کرنے میں حکومت کی مدد کریں؟ اس پر مسٹر چندریگر نے جواب دیا۔ وہ سب ڈرتے تھے۔ کہ اگر وہ غیر مشروط طور پر امن و امان بحال کرنے کے لئے اپیل کریں گے۔ تو ان کی ہر دلعزیزی ختم ہو جائے گی۔

حکومت پنجاب کی طرف سے مسٹر فضل الٰہی کی جرح کے دوران میں مسٹر چندریگر نے کہا۔ ۲ راگست کو مری میں وزیر اعظم نے ملاقات میں کہا تھا۔ کہ وہ اپنی پالیسی کی تشکیل سے پہلے علماء سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ گواہ نے کہا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ وہ یہ بات چیت سردار عبدالرب نشتر کی موجودگی میں کریں گے۔ سردار عبدالرب نشتر کو اسی دن یعنی ۲ راگست کو حج کے لئے جانا تھا۔

انہوں نے کہا تھا۔ کہ وہ سردار نشتر کی حج سے واپسی پر علماء کو بلائیں گے۔ اور کسی ایسے فارمولے پر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ جو سب کے لئے قابل قبول ہو۔ اور کسی فوری فیصلے کے لئے اپنی پوری کوشش کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا تھا۔ کہ آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ڈھاکہ میں ہو رہا ہے۔ اور وہ اسی فارمولے کو کونسل سے بھی منظور کرانے کی کوشش کریں گے۔

(باقی مسلسل صفحہ ۷ پر)

س ۸:- کیا یہ حقیقت نہیں کہ وزیر اعظم کا خیال تھا کہ اگرچہ مطالبات قابل قبول نہیں ہیں۔ تاہم اس قسم کا کوئی اعلان کیا گیا۔ تو فسادیوں کو عوام کو بھڑکانے کا موقع مل جائے گا؟

ج:- انہوں نے ۲۰ اگست کو ایسے کسی خیال کا اظہار نہیں کیا۔ لاہور میں ۱۷ فروری ۱۹۵۳ء کو میری موجودگی میں اس خیال کا اظہار پہلی دفعہ کیا گیا۔

عدالت نے مسٹر چندریگر سے پوچھا کیا خواجہ ناظم الدین نے آپ سے کبھی کہا تھا۔ کہ دراصل مسئلہ نظم و ضبط صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اور اسے مطالبات کے رد و قبول کے بغیر بھی حل کیا جا سکتا ہے؟ مسٹر چندریگر نے جواب دیا۔ انہوں نے ان مطالبات کا حوالہ دیئے بغیر کہا تھا۔ کہ اگر نظم و ضبط کے متعلق کوئی سوال پیدا ہوا۔ تو اسے حکومت پنجاب ہی کو حل کرنا ہوگا۔ لیکن انہوں نے اس کا اعتراف ضرور کیا تھا۔ کہ مرکز کی طرف سے ان مطالبات کے مخالف یا موافق پالیسی وضع کرنے یا کوئی فیصلہ نہ کرنے کا اثر نظم و ضبط پر پڑے گا۔

س ۹:- آپ نے کہا ہے۔ کہ پولیس اور فوج پر واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ انہیں پوری طاقت استعمال کرنی ہوگی۔ فیصلہ ۲ میں کہا گیا ہے۔ کہ پولیس کو اسی قدر طاقت استعمال کرنی چاہیئے۔ جو فسادات کو فرو کرنے کے لئے ضروری ہو۔ اور پولیس کے دستوں کے دستوں کے ساتھ فوج کے دستے بھی اپنے کمانڈر کی زیر نگرانی ہوں۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ فوجی دستے بھی طاقت استعمال کریں گے؟

ج:- جی ہاں۔ اگر ضرورت ہوتی تو کرتے۔ لیکن انہیں اپنے کمانڈر کے حکم کے مطابق عمل کرنا تھا۔ کمانڈروں کو اپنے جی۔ او۔ سی کی ہدایات کے مطابق اپنے فہم کے مطابق کام کرنا تھا۔

جرح دوبارہ شروع کرتے ہوئے وکیل نے مسٹر چندریگر سے پوچھا۔ کیا جی۔ او۔ سی سمیت تمام فوجی حکام نے ۵ اور ۶ مارچ کو آپ سے نہیں کہا تھا۔ کہ شہری حکام صورت حال کا ٹھیک طرح سے مقابلہ نہیں کر رہے۔ اور اگر امن و امان قائم کرنا ہے۔ تو فوج کو نظم و نسق سنبھالنے دینا چاہیئے؟ مسٹر چندریگر نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ ۶ مارچ کو جی۔ او۔ سی نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا وہ یہ تھا۔ کہ صورت حال اتنی خراب ہو چکی ہے کہ اگر کم سے کم جانی و مالی نقصان کے ساتھ امن و امان قائم کرنا ہے۔ تو صورت حال کو فوج کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔ اشارۃً یہ شکایت بھی اس میں شامل تھی۔ کہ پولیس صورت حال کا سختی سے مقابلہ نہیں کر رہی۔

عدالت نے پوچھا کیا پولیس نے شکایت کی تھی۔ کہ فوج ان کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی؟ مسٹر چندریگر نے اس سوال کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے کہا۔ پولیس کی طرف سے شکایت کی گئی تھی کہ فوج اس ضرورت کے مطابق آدمی مہیا نہیں کر رہی۔

جی۔ او۔ سی نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ پولیس کی طرف سے جب بھی کوئی درخواست آتی تھی۔ وہ مدد کے لئے فوج کو بھیج دیتے تھے۔

وکیل نے جرح میں گورنر سے پوچھا۔ کیا عام طور پر آپ صرف آئینی گورنر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ اور صوبائی کابینہ کے ہر اجلاس میں شرکت نہیں کرتے تھے؟ مسٹر چندریگر نے کہا۔ میں نے وکیل کو بتایا تھا۔ کہ ۶ مارچ کو میں نے کابینہ کے صرف صبح والے اجلاس میں شرکت کی تھی۔ میں نے دولتانہ وزارت کے دوران میں کابینہ کے صرف اسی اجلاس میں شرکت کی تھی۔

مسٹر چندریگر نے کہا۔ کہ وزیر اعلیٰ نے احرار لیڈروں کو جولائی ۱۹۵۲ء میں رہا کرتے وقت مجھ سے مشورہ نہیں کیا تھا۔

وکیل نے عدالت کی خاص اجازت سے گواہ کو پوچھا۔ کیا سول اینڈ ملٹری گزٹ کے خواجہ نذیر احمد آپ سے فروری یا مارچ ۱۹۵۳ء میں ملے تھے؟ اگر ملے تھے۔ تو کیا انہوں نے آپ سے کہا تھا۔ کہ مسٹر دولتانہ برے مشیروں کے سکھے پڑھے ہوئے ہیں۔ مسٹر چندریگر نے کہا۔ کہ وہ میرے پاس ۶ مارچ کو آئے تھے۔ ۶ مارچ کی صبح کو خواجہ نذیر احمد پہلے دسویں ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے پاس گئے تھے اور ان سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ انہیں ربوہ جانے کے لئے حفاظتی دستہ دیں۔ جی۔ او۔ سی نے مجھے ٹیلیفون کیا۔ اور کہا۔ کہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہونے کی حیثیت سے ان کا اختیار صرف لاہور تک محدود ہے۔ اور وہ خواجہ نذیر احمد کو ربوہ جانے کے لئے حفاظتی دستہ دینے کے مجاز نہیں اس لئے انہوں نے خواجہ نذیر احمد سے کہا۔ کہ وہ مجھ سے ملیں۔ اس کے بعد خواجہ نذیر احمد میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ وہ سو یا ۱۲ مارچ کو کراچی میں وزیر اعظم سے ملے تھے۔ اور احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلافات کم کرنے کے لئے مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بیان کے اجراء کے متعلق ان کا مشورہ قبول کر لیا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ وہ وزیر خارجہ سے بھی ملے تھے جنہوں نے ان کے ربوہ جانے کے خیال کی تائید کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ وہ امیر جماعت احمدیہ سے ان کے مشن کے متعلق کسی قسم کی کوئی بات نہیں کریں گے۔ خواجہ نذیر احمد میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ میں ان کے ربوہ جانے اور وہاں سے واپس آنے کے لئے حفاظتی دستے کا انتظام کروں میں نے ان سے کہا۔ کہ میں تو صرف آئینی گورنر ہوں۔ لیکن کیا آپ نے اس بارے میں وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی ہے؟ اس پر انہوں نے مسٹر دولتانہ کے خلاف کچھ شکایات کیں جن میں سے خواجہ نذیر احمد کو صرف دو مرتبہ ملا تھا۔ اس لئے یہ کہنا حماقت ہوگی۔ کہ میں نے ان سے کہا ہوگا۔ کہ وزیر اعلیٰ برے مشیروں کے سکھے پڑھے ہوئے ہیں۔

عدالت کیا محکمہ تعلقات عامہ کی کارروائیوں کے متعلق مسٹر حمید نظامی آپ سے ملے تھے؟ ج:- جی ہاں وہ مجھ سے دو یا تین مرتبہ ملے تھے۔ ہر مرتبہ انہوں نے محکمہ تعلقات عامہ کے رویہ کے متعلق شکایت کی۔

عدالت نے سوال کیا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس اور ایس۔ ایس۔ پی نے ۵ مارچ کی صبح کو وزیر اعلیٰ کے پاس جا کر کہا۔ کہ فائرنگ کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ عوام کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اس غرض سے وزیر اعلیٰ کو بیان جاری کرنا چاہیئے۔

مسٹر چندریگر نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ انہوں نے مزید کہا۔ میرے علم میں یہ بات سب سے پہلے فوجی افسر لائے تھے۔ پھر میں نے وزیر اعلیٰ۔ آئی جی پولیس اور ایس۔ پی سے پوچھا شروع میں انہوں نے اعتراف کیا۔ کہ انہوں نے یہ مشورہ دیا تھا۔ لیکن جب میں نے ان کی گوشمالی کی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ ان کا مشورہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ کچھ اور لوگوں کا نقطہ نظر ہے۔ جو انہوں نے وزیر اعلیٰ تک پہنچایا تھا۔

س ۹:- کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۶ مارچ کو آپ کی اور وزارت کی پیٹھ پیچھے انسپکٹر جنرل پولیس نے جی۔ او۔ سی سے کہا تھا۔ کہ وہ نظم و نسق سنبھال لیں؟ ج:- نہیں یہ بات کسی ذریعہ سے بھی میرے علم میں نہیں آئی۔

مجلس عمل کے رکن مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش کی جرح کے جواب میں مسٹر چندریگر نے کہا۔ کہ کرنل اسکندر مرزا کیبنٹ سیکرٹری مسٹر عزیز احمد اور مسٹر قاسم رضا ۶ مارچ کی شام کو لاہور پہنچے تھے مسٹر اکرام بھی ان دنوں آئے تھے مگر میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ ان کے ساتھ آئے تھے یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان افسروں نے لاہور کے ممتاز شہریوں کو صورت حالات پر بحث کرنے کے لئے بلایا تھا۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ کون کون سے لوگوں کو بلایا گیا تھا۔ کیونکہ میں اس وقت موجود نہ تھا۔ انہوں نے اعتراف کیا۔ کہ دستاویز ڈی سی ۲۲۳ ان کا ۲۱ مارچ کا نشریہ ہے۔ س:- مہربانی کر کے تقریر کا نشان زدہ حصہ پڑھیں اور بتائیں۔ کہ "دوسری پارٹیوں" کے الفاظ کس طرف اشارہ کر رہے ہیں؟

ج:- میرا اس سے یہ مطلب تھا۔ کہ تحریک دراصل احرار نے شروع کی تھی۔ اور جب عوام کا جوش بڑھ گیا۔ تو بعض کوتاہ بین اشخاص نے سوچا کہ تحریک کامیاب ہو رہی ہے۔ میں نے ۶ مارچ کے اجلاس میں محسوس کیا۔ کہ تمام مخالف پارٹیاں اپنی ہمدردی کا اظہار کر کے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ تاکہ تحریک کی کامیابی پر انہیں کچھ نہ کچھ حصہ مل جائے۔ انہوں نے

روس کی طرف سے بھارت کو فوجی سامان دینے کی پیش کش

پاکستان اور امریکہ کی بات چیت میں دشواریاں پیدا کرنے کی کوشش

نئی دہلی ۱۵ ردسمبر۔ یہاں کے سفارتی حلقوں میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ روس نے بھارت کو فوجی سامان پہنچانے کی غیر رسمی پیش کش کی ہے۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ روسی سفیر متعینہ دہلی ایم۔ اے۔ مینشکوف نے بھارتی حکومت کو پیش کش کی ہے کہ اگر امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد بہم پہنچانے کا فیصلہ کر لیا تو روس بھارت کو آسان قسطوں پر فوجی ساز و سامان بہم پہنچانے کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کو تیار ہو گا۔ بھارت کے سرکاری حلقوں نے اس اطلاع پر کوئی رائے دینے سے انکار کر دیا ہے کہ ۱۴ دسمبر کو کراچی کانفرنس سے ... دہلی سے روانہ ہوتے ہی روسی سفیر نے روس کی طرف سے اس سلسلہ میں بھارت کی حکومت کو یہ پیغام پہنچایا ہے کہ وہ معاہدہ شروع کرنے پر آمادہ ہے۔ مسٹر نکسن کے دورۂ دہلی کے ساتھ ہی ساتھ پاکستان اور امریکہ کے مابین مجوزہ فوجی معاہدہ کے خلاف بھارت میں زبردست پراپیگنڈا شروع ہو گیا۔ سیاسی حلقوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بھارت میں متعینہ روسی سفیر نے مارشل اسٹالن اور مالنکوف دونوں کے عہد وزارت میں وزیر تجارت کے عہدے پر ... چکے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ۲ دسمبر کو روس اور بھارت کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے اسی کے ماتحت بھارت روس سے فوجی ساز و سامان بھی منگوا سکتا ہے۔ روسی سفیر مینشکوف ۲۱ اکتوبر کو دہلی آئے ہیں۔ اور جب سے دہلی کے سیاسی حلقوں میں ایک نمایاں شخصیت کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ سے روس اور بھارت نے تازہ تجارتی معاہدے کے ماتحت بھارت روس سے ۳۹ چیزیں درآمد کر سکتا ہے جن میں کیمیاوی اشیاء ہیں اور فولاد کی بنی ہوئی چیزیں ہیں۔ نا صاف تیل اور پیٹرول سے بنی ہوئی چیزیں جیسے جستہ اور صنعتی ساز و سامان کی ایک طویل فہرست بھی شامل ہے۔

پیر زادہ عبدالستار پیرزادہ سکھر سے

سندھ اسمبلی کا ضمنی انتخاب لڑیں گے

پیر زادہ ... معلوم ہوا ہے کہ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ پیر زادہ عبدالستار جو حال ہی میں وزیر اعلیٰ بنے ہیں ۱۴ دسمبر کو اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ عنقریب اپنا استعفیٰ اسپیکر کے پاس روانہ کر دیں گے۔ ان کا استعفیٰ منظور ہو جانے کے بعد جنوری کے شروع میں اس نشست سے پیر زادہ عبدالستار ضمنی انتخاب لڑینگے۔ انہیں قانون کے مطابق وزیر ہونے کے ۶ ماہ کے اندر اندر اسمبلی کا ممبر بن جانا چاہیئے یہ مدت وزوری میں ختم ہو رہی ہے۔

(بقیہ لیڈ صفحہ ۲)

پیدا ہونے سے روک نہیں سکتا

اسلام نے جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ فطری دین ہے اس حقیقت کو نہایت بین الفاظ میں بیان کیا ہے۔ آج انسان مجبور ہو گیا ہے کہ اس فطری آواز کو منظم طریقہ سے تمام اقوام عالم کا لائحہ عمل بنائے۔ مگر . . . . . قرآن پاک نے ان تمام حقائق کو جنہیں آج یو۔ این۔ او کی بنیادی حقوق کی کمیٹی ابھی خام صورت میں دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے نہایت واضح الفاظ میں ان حقوق کا چارٹر دنیا کے سامنے رکھ دیا ہوا ہے۔

بے شک جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے کہ انسان کی تمام علمی اور فنی تگ و دو انسانی زندگی کے لئے آرام و راحت کے حصول کے ذرائع تلاش کرنے میں معروف رہی ہے۔ اور مختلف نقاط نظر سے انسانوں نے سچائی کو خام یا کسی قدر پختہ صورت میں جزوی یا کلی طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور اسکے قیام کے لئے جدوجہد کی ہے۔ بے شک جتنے مامورمن اللہ اور نبی لوگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے زمن کی حد تک اس بات کو قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن آخری اور منظم صورت میں اور عالمگیر انداز میں صرف اسلام ہی ہے۔ جس نے بنیادی انسانی حقوق کا نہ صرف تعین کیا۔ بلکہ انہیں ایسے واضح اور بلیغ الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔ کہ پہلے کبھی ایسا ہوا تھا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ جیسا کہ یو۔ این۔ او کی متذکرہ کمیٹی کے قیام سے معلوم ہوتا ہے۔ آج کے مہذب انسان بھی اس چیز کی قدر و قیمت کو محدود سطح پر ہی سہی اب کسی قدر سمجھ گئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ جہاں تک وہ معلوم کر سکے ہیں بنیادی انسانی حقوق کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ مگر ہنوز روز اول کا سا معاملہ ہے۔

انسان اس میں کامیاب ہوں گے یا نہیں یہ تو زمانہ دکھائے گا مگر اس کی کامیابی کے امکانات پر غور اب بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں ان تفصیلات پر اعتراض نہیں کرنا جو بنیادی انسانی حقوق کے متعلق پیش کی گئی ہیں۔ اور ہم اس امر کی داد دیتے ہیں کہ آخر انسان اس طرف راغب تو ہوئے ہیں۔ لیکن جہاں تک ان اصولوں کی محض کامیابی کا تعلق ہے۔ ہم یہ کہنے کی جسارت کرتے ہیں کہ جب تک انسان خالق کائنات اور فاطر السموات اپنے تعلقات درست نہیں کرے گا۔ اس وقت تک اس معاملہ میں اسے صحیح اور پائیدار کامیابی نہیں ہو سکتی (باقی)

پاکستان و امریکہ میں فوجی معاہدہ ہونے سے آخر کار پاکستان و بھارت میں مفاہمت ہو جائیگی

کراچی ۱۵ ردسمبر۔ نیویارک ٹائمز اور ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار مسٹر جان کلاہان لکھتے ہیں۔ کہ تین چار دن کے اندر پاکستان کے وقار میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ یقین بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ و پاکستان کے مابین فوجی امداد کے دفاعی معاہدہ کی تکمیل بہت جلد ہو جائے گی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنی کابینہ کی تشکیل زیادہ مستحکم کر لی ہے۔ اور ان کی اس جرأت اور استقامت کی بڑی تعریف کی جا رہی ہے کہ وہ سوویت یونین۔ چین۔ بھارت اور افغانستان وغیرہ کے احتجاج ناموں کے تہدیدی الفاظ سے مرعوب و متاثر نہیں ہوئے۔ مسٹر کلاہان نے لکھا ہے۔ کہ پاکستان کے باشندے کشمیر کا تصفیہ آزاد استصواب رائے کے ذریعہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن قوی تر بھارت نے اب تک استصواب رائے کے مسئلہ سے اغماض برتا۔ اب پاکستانی عوام محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اگر امریکہ سے ان کا فوجی معاہدہ ہو گیا۔ تو پاکستان ایک ایسی کانفرنس میں جو استصواب رائے کا فیصلہ کرنے کے لئے طلب کی جائے۔ بھارت کے ساتھ برابری کی سطح پر شریک ہو سکے گا۔ بھارت کی جانب سے پاکستان و امریکہ کے فوجی معاہدے کی مخالفت بظاہر اس بنیاد پر کی جا رہی ہے۔ کہ اس سے روس کو اشتعال ہو گا۔ اور بھارت کی غیر جانبداری خطرے میں پڑ جائے گی۔ لیکن سیاسی مبصرین کے خیال میں بھارت کا یہ عذر بالکل بے بنیاد اور نمائشی ہے۔ اس کی مخالفت کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ امریکہ اور پاکستان میں فوجی امداد کا معاہدہ ہو گیا۔ تو وہ کشمیر کے معاملہ پر پاکستان پر مزید دباؤ نہیں ڈال سکے گا۔ سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس طرح انجام کار پاکستان و بھارت میں صلح ہو جائے گی۔ اور دونوں ملکوں کی مفاہمت امن عالم کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو گی۔

مشرقی بنگال کا مستقبل روشن ہے

گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کا ڈھاکہ میں بیان

ڈھاکہ ۱۵ ردسمبر۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد کل شب لکھنؤ سے یہاں پہنچے۔ انہوں نے اخبار نویسوں سے کہا۔ کہ مجھے توقع ہے۔ کہ مشرقی بنگال کا مستقبل روشن ہو گا۔ اور یہ صوبہ ترقی کریگا۔ اگر لوگوں نے محنت اور دیانتداری سے کام کیا۔ تو ترقی لازمی ہے۔ گورنر جنرل مشرقی بنگال میں تقریباً دس دن قیام کریں گے۔ گورنر جنرل ۱۷ دسمبر کو مشرقی پاکستان کے مختلف اضلاع کے دورے پر روانہ ہوں گے۔ ۲۱ دسمبر کو ...

مشرقی پاکستان کو ساٹھ لاکھ کی امداد

ڈھاکہ ۱۵ ردسمبر۔ مرکزی حکومت نے زیادہ غلہ پیدا کرنے کی مہم کے تحت مشرقی بنگال کی حکومت کو ساٹھ لاکھ روپے کی امداد دی ہے۔ اس امر کا انکشاف وزیر مملکت برائے خزانہ جناب مرتضیٰ چودھری نے کیا۔

امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن واشنگٹن واپس پہنچ گئے

واشنگٹن ۱۵ ردسمبر۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن مشرقی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد واشنگٹن واپس پہنچ گئے۔ وہ مشرقی ممالک اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں محکمہ خارجہ کے ماہرین کو رپورٹ پیش کریں گے۔ جس میں پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد کے سوال پر خاص طور سے بحث کی جائے گی۔ نکسن اپنی رپورٹ میں پختونستان کے جھگڑے کا بھی ذکر کریں گے۔ اور مسئلہ کشمیر پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ مسٹر نکسن نے اپنے دورے میں یہ محسوس کیا۔ کہ سارے برصغیر ہند و پاکستان میں پاکستان کے لئے امریکہ کی ممکنہ فوجی امداد کا چرچا ہے۔

کراچی ۱۵ ردسمبر۔ وزارت قانون کا پریس نوٹ مظہر ہے کہ مسٹر سید احمد محمد غزنوی ۱۴ ردسمبر سے کراچی اور سندھ کے لئے ...

حضرت شیخ غلام حسنین صاحب کی وفات

بقیہ صفحہ اوّل

اور آپ کی بات کو وقعت دیتا۔ آخر دم تک جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے بالخصوص دہلی کی جماعت میں پینتیس ۳۵ سال تک سیکرٹری مال کے فرائض نہایت محنت و جانفشانی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ کراچی آنے کے بعد بھی کئی سال تک جماعت مقامی کی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ زیادہ بولنے سے پرہیز فرماتے تھے۔ لیکن تبلیغ کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ بڑے بڑے صاحب پوزیشن حضرات تک پہونچتے اور ان تک پیغام حق پہونچا کر خوش ہوتے۔ دوسروں کی دلداری کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور یہ امر طبیعت کو کسی صورت گوارا نہ تھا کہ کسی کو آپ کی وجہ سے کوئی دکھ پہونچے یا وجہ شکایت پیدا ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظام سلسلہ سے آپ کی وابستگی عشق کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ سلسلہ کی ترقی کے لئے دعاؤں میں مصروف رہنا آپ کا خاص شیوہ تھا۔ آپ نے چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹیاں بفضلہ تعالیٰ سب شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)